باسمہ سبحانہ

خلاصہ گفتگو

عالم بزمان

(ہندوستانی طلبہ کی سلسلہ وار تجزیاتی نشستیں)

موضوع:

مغربی ایشیا-سردار سلیمانی کی شہادت کے ایک سال بعد

تجزیہ کار:

ڈاکٹر سعد اللہ زارعی زیدعزہ

موسسہ حیات طیبہ، قم المقدسہ، ایران

جمادی الاولیٰ-۱۴۴۲ ھ.ق.

"عالم بزمان" کا تعارف

موسسہ حیات طیبہ امام جعفر صادقؑ کی حدیث "اَلعَالِمُ بِزَمَانہِ لَا تَھجُمُ عَلَیہ اللَّوَابِس " (الکافی،ج١،ص٢٧) پر عمل کرتے ہوئے حوزہ علمیہ قم میں طلاب کے درمیان بصیرت اور آگہی میں اضافے کی غرض سے ہندوستان اور عالم اسلام سے متعلق مختلف سیاسی سماجی موضوعات پر" عالم بزمان " کے عنوان سے تجزیاتی نشستیں منعقد کرتا ہے۔

١٤٤١ھ.ق.میں آغازسے اب تک" عالم بزمان "سی اے اے اور این آرسی، این ای پی، کسانوں کے مظاہرے،امریکی انتخابات وغیرہ جیسے موضوعات پر متعدد نشستیں منعقد کرچکا ہے۔

موجودہ نشست کی اہمیت

امت اسلامی کے عظیم سردار شہید قاسم سلیمانی کی شہادت کے بعد دنیا، بالخصوص مغربی ایشیا میں کافی تبدیلیاں واقع ہوئیں اور بہت سے واقعات رونما ہوئے،اس لئے ضروری تھاکہ گزشتہ ایک سال میں علاقے کے حالات کو بہتر طور پر سمجھا جائے اور ان کڑیوں کو ملاکر دیکھا جائے۔ جسکے لئے ایران کے معروف تجزیہ کار اور سیاسی مسائل کے ماہر ڈاکٹر سعد اللہ زارعی سے اس موضوع پر گفتگو اور تجزیہ و تحلیل کی گزارش کی گئی۔

ڈاکٹر زارعی کا مختصر تعارف

محترم ڈاکٹر سعد اللہ زارعی علامہ طباطبائی یونیورسٹی میں سیاسیات(Political sciences) کے پروفیسر ہیں۔یہ یونیورسٹی ایران میں بشریات(Humanities) کے شعبہ میں ایک اعلیٰ مقام رکھتی ہے۔ محترم ڈاکٹر سعداللہ زارعی اکیڈمک سرگرمیوں اور پولیٹیکل سائنس کے شعبہ میں تدریس کےعلاوہ بین الاقوامی مسائل بالخصوص مغربی ایشیا کے سیاسی مسائل پر تبصرہ و تجزیہ بھی کرتے ہیں۔آپ کو ایران میں سیاسی تجزیہ نگاروں میں صف اول میں شمار کیا جاتا ہے۔ نیز ایران کے مختلف علمی تحقیقی مجلات میں بھی آپ کے مضامین اور تجزیے شائع ہوتے رہتے ہیں۔

ڈاکٹر زارعی کی گفتگو سے چند نکات:

مغربی ایشیا پر ایک نظر ڈالنے سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ آج استعماری طاقتیں اس خطے میں ماضی کے مقابلے میں کافی حد تک اپنی طاقت اور اثر و رسوخ کھو چکی ہیں۔ ایک عرصہ تک اس خطے کی تقدیر پر مسلط رہنے کے بعد وہ کمزوری کا شکار ہوگئی ہیں اور ان کی تنزلی کا یہ سفر بدستور جاری ہے۔ اس کمزوری اور تنزل کی چند مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں:

- مختلف سروے یہ بتاتے ہیں کہ خطے کی ۹۰ فیصد سے زیادہ عوام کا یہ ماننا ہے کہ اسرائیل سے تعلقات رکھنے والے ممالک خائن اور غدار ہیں۔

- امریکا کی طرف سے اچانک مغربی ایشیا میں نیا جنگی بیڑا لانے کا اعلان ہوتا ہے جبکہ پہلے سے اس خطے میں دسیوں امریکی جنگی بیڑے موجود ہیں۔
- امریکی قائدین اکثر و بیشتر یہ بیان بازی کرتے رہتے ہیں کہ اگر امریکہ پر کوئی حملہ ہوتا ہے تو وہ اس کا سختی سے جواب دیں گے۔ پہلے یہ صورتحال تھی کہ کوئی ان پر حملہ کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

نشست میں پوچھے گئے سوالات

سوال: ہم یمن کی موجودہ جنگ کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ ہم کو یہ معلوم ہے کہ سعودی عرب اور اس کی پشت پناہی کرنے والے حملہ کررہے ہیں اور یمنی بہادری کے ساتھ استقامت و پائیداری کا مظاہرہ کررہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس جنگ کی تفصیلات اور اس کے نتائج سے متعلق ہماری فہم بہت ناقص ہے۔

جواب: سب سے پہلے ہم کو" یمنی مقاومت کی کامیابی " کا مفہوم صحیح طور پر سمجھنا چاہیۓ۔ ان کا اصلی مقصد سعودیوں اور ان کی پشت پناہی کرنے والوں پر زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈال کر ان کو ظالمانہ حملے کرنے سے روکنا ہے۔ وہ اس کے علاوہ کسی چیز کے درپے نہیں ہیں۔ اس لئے ان کی کامیابی کو اسی معیار پر پرکھنا چاہیۓ اور میرا ماننا ہے کہ وہ اس مقصد کو حاصل کرنے سے صرف چند قدم دور ہیں۔ اس کے علاوہ وہ قومی سطح پر یمنیوں کے درمیان اتحاد برقرار کرنا چاہتے ہیں۔

سوال: بحرین کے حکمراں خاندان کے خلاف ہونے والا معروف قیام تقریبا ۱۰ سال پہلے شروع ہوا تھا لیکن ابھی تک وہ اپنے مقصد کو حاصل نہیں کرسکا ہے۔ آپ کی نظر میں اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا مظلوموں اور مستضعفین کے لئے اس تجربہ میں کچھ سبق موجود ہے؟

جواب: بحريني عوام اور ان کی تحریک بین الاقوامی سطح پر بہت کامیاب رہی ہے کیونکہ اس نے حکمراں طبقہ کی غیرقانونی اور غیرمقبول حیثیت ثابت کردی ہے۔ البتہ اندرونی طور پر ان کی کامیابی حکومت کے شدید مظالم اور ان کے رہبروں کی گرفتاری یا جلاوطنی کے سبب محدود رہی ہے۔

سوال: پاکستان ایک عبوری دور سے گزرتا ہوا نظر آرہا ہے۔ وہ امریکی خیمے سے باہر نکل رہا ہے لیکن ابھی مکمل طور پر باہر نہیں نکل سکا ہے۔ نئے دوستوں کی تلاش میں ہے لیکن ابھی یہ واضح نہیں ہے کہ یہ نئے دوست کون ہوں گے اور ان سے دوستی کی نوعیت کیا ہوگی۔ آپ ان حالات کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

جواب: پاکستانی عوام اسلام اور امت مسلمہ کے ہمراہ ہے لیکن حکمراں طبقہ کے درمیان تبدیلی آرہی ہے اور وہ کنفیوژن کا شکار ہے۔پاکستان میں امریکی اثر و رسوخ ختم ہو رہا ہے۔موجودہ پاکستانی وزیر اعظم نے متعدد مرتبہ ایران کے ساتھ بھی بہتر رشتوں کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

سوال: ایران اور چین کے تعلقات کافی مضبوط ہوتے جارہے ہیں۔ایران کے بہت سارے دوست اور خیرخواہ ایران کے چین کے ساتھ اقتصادی تعلقات اور روس کے ساتھ عسکری تعلقات کو لے کر فکر مند ہیں۔ ان کو یہ اندیشہ ہے کہ اگر چہ یہ ممالک فی الحال دوستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں لیکن

مستقبل میں وہ اسلامی تحریک کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کریں گے۔ آپ اس کے متعلق اپنی رائے بیان فرمائیے۔

جواب: فی الحال یہ ممالک امت مسلمہ کے مفادات کے خلاف کام نہیں کر رہے ہیں، نہ اپنے ملک میں اور نہ اپنے ملک کے باہر۔ اسلامی تعلیمات کے مدنظر ایران ان ممالک کے ساتھ مشترکہ اہداف و مقاصد میں تعاون کررہا ہے۔ البتہ مستقبل کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ ان کے ساتھ ہمارے تعلقات میں مشکلات پیش نہیں آئیں گی۔

سوال: آپ نے فرمایا کہ چین مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچا رہا ہے۔لیکن مغربی میڈیا چین کے مغربی خطے میں اویغور مسلمانوں پر وسیع پیمانے پر ہونے والے مظالم کی خبروں سے بھرا پڑا ہوا ہے۔اس موضوع سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: ایک ایرانی وفد چینی مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے اس علاقے میں گیا تھا۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ سنکیانگ صوبے میں وسیع پیمانے پر ہونے والے مظالم کی خبریں صحیح نہیں ہیں۔ اس خطے میں کچھ علیحدگی پسند اور دہشت گرد گروہ ہیں، حکومت ان کے خلاف اقدامات انجام دے رہی ہے۔

سوال: آپ مغربی ایشیا کے معاملات میں ترکی کے کردار کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ایک طرف وہ ابھی بھی" نیٹو "کا ممبر ہے،اس کے اسرائیل سے

تعلقات ہیں اور اس نے شام اور عراق میں بہت تخریبی کردار ادا کیا ہے؟دوسری طرف وہ کبھی کبھی مغربی طاقتوں کی منشاء کے خلاف بھی عمل کرتا ہے۔مثال کے طور پر اس کے روس اور فلسطینی مقاومت کے ساتھ بھی بہت گہرے تعلقات ہیں۔

جواب: پاکستان کی طرح ترکی کی عوام کی اکثریت بھی عدل و انصاف اور امت مسلمہ کی جانب ہے۔لیکن ترکی کی حکومت کبھی کبھی امت کے مفادات کے خلاف اقدامات انجام دیتی ہے۔ بطور مثال وہ سارے ترک زبان ممالک کا متحدہ محاذ بنانا چاہتی ہے۔یہ ایک نامناسب اور ناکام ہونے والا منصوبہ ہے۔ البتہ میرا یہ ماننا ہے کہ مجموعی طور پر خطے میں ترکی حکومت اور ملک کا کردار زیادہ تر مثبت ہے۔

سوال: اسرائیل نے آذربائیجان اور آرمینیا کی حالیہ جنگ میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔بعض افراد کا کہنا ہے کہ ایران اور اسرائیل دونوں کو ایک ہی طرف کی حمایت کرتے ہوئے دیکھنا بہت تعجب خیز تھا اور وہ بھی ایک ایسی جنگ میں جس نے ایران کی شمالی سرحد پر اسرائیل کے اثر و رسوخ میں اضافہ کردیا ہے۔ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: میرا ماننا ہے کہ اس جنگ میں اسرائیل کے اثر و رسوخ اور کردار کے تعلق سے مبالغہ آرائی سے کام لیا گیا ہے۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ اسرائیل نے آذربائیجان کو اسلحہ فروخت کیا ہے۔ لیکن وہ آرمینیا کو بھی

اسلحہ فروخت کرتا رہا ہے۔ اس جنگ کا اہم نتیجہ یہ ہے کہ آذربائیجان کو اپنی وہ زمین واپس مل گئی ہے جو قانونی طور پر اس کی تھی اور یہ اس خطے میں امن و امان اور عدل و انصاف کے حوالے سے بہرحال خوش آئند واقعہ ہے۔

سوال: یہ واضح ہے کہ مغربی ایشیا میں ایک نیا سیاسی خیمہ بن رہا ہے۔آپ کی نظر میں ہندوستان کا اس جدید سیاسی خیمے سے کیسا رابطہ ہوگا؟

جواب: ہندوستان ایشیا اور مشرق کا حصہ ہے۔ اس لئے ہندوستان اور مغربی ایشیا کے درمیان دوستی اور تعلقات ایک قدرتی سی بات ہے۔ جب مغربی ایشیا کی عوام کو وہ آزادی اور خودمختاریت مل جائے گی جس کے لئے وہ کوشش کررہے ہیں تو ہندوستان ان سے دوستانہ تعلقات بنانے والے پہلے ملکوں میں ہوگا۔

اس کے علاوہ ہم ہندوستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان دشمنی نہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔موجودہ حالات میں ہندوستان اور بالخصوص جموں اور کشمیر میں مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے سلوک کے تئیں ایران بہت فکرمند ہے۔ ایران نے ہندوستانی حکومت کو ہمیشہ یہ صلاح دی ہے کہ وہ جموں اور کشمیر کی عوام کے ساتھ محترمانہ رویہ اپنائے۔اس خطے کی سیاسی مشکل کا راہ حل کیا ہونا چاہیئے اس کے متعلق ہماری کوئی خاص نظر نہیں ہے۔

سوال: گزشتہ سال سے اب تک شہید قاسم سلیمانی کے انتقام پر کافی گفتگو کی گئی ہے۔ رہبرانقلاب نے اپنے حالیہ بیان میں بھی اس پر زور دیا ہے۔ اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: اس انتقام کے تین پہلو ہیں:

۱. مغربی ایشیا سے امریکہ کا اخراج۔ اس مسئلے کو مستقل طور پر آگے بڑھایا جارہا ہے۔ اس کے متعلق انجام پانے والے بعض اقدامات خبروں میں آتے ہیں اور بہت سارے اقدامات منظر عام پر نہیں آتے ہیں۔ لیکن یہ کام روزانہ موثر انداز میں آگے بڑھ رہا ہے۔
۲. مغربی ایشیا میں امریکہ پر" نرم افزاری کامیابی"۔ رہبر نے اپنی حالیہ تقریر میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس خطے میں مغربی ایشیا کی عوام،مغربی طاقتوں پر منحصر حکومتوں کی جگہ ایسی حکومتیں قائم کرنے میں کامیاب ہو ں جو واقعی ان کی نمائندگی کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔
۳. اس ظالمانہ قتل کا حکم صادر کرنے والے اور اس کے مرتکب ہونے والے افراد کو سزا دینا۔ یہ کام بھی مسلسل آگے بڑھ رہا ہے اور امید ہے کہ مستقبل قریب میں ہم کو اس کا نتیجہ دکھائی دے گا۔

******